علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	**الحدیث (مشکوۃ المصابیح)**
سطح	:	**بی اے (الشہادۃ العالیہ)**
کوڈ	:	**473**
مشق	:	**01**
سمسٹر	:	**بہار 2025ء**

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں

(الف) نیت کی اہمیت　　　(ب) حقیقت ایمان و اسلام

جواب:　　(الف) نیت کی اہمیت:

ارشادِ خداوندی ہے: اور دور نہ کرو انھیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح و شام اس کی رضا چاہتے۔ (پارہ ۷ 'سورہ انعام' آیت ۲۵)

یہاں ارادے سے مراد نیّت ہی ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اعمال (کے ثواب) کا دارو مدار نیّت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیّت کی پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اسے حاصل کرنا مقصود ہو یا کسی عورت کی طرف کہ اس سے نکاح کرنا چاہے تو وہ جس کی طرف ہجرت کرے گا اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی"۔ (صحیح بخاری ج اول ص ۲، کیف کان بدالوحی)

ایک اور مقام پر رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میری امت کے اکثر شہداء بستر پر فوت ہونے والے ہوں گے اور دو فوجوں کے درمیان قتل ہونے والے اکثر لوگوں کی نیّت اللہ جانتا ہے"۔

اللہ نے نیّت کو باہم اتفاق کا سبب بھی قرار دیا ہے چناں چہ قرآن مجید فرقان حمید میں فرمانِ خدائے رحمان ہے:

"یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا" (پارہ ۶ 'سورہ نساء' آیت ۵۳)

اسی طرح رسول پاک ﷺ کا فرمان ہے:

"بے شک اللہ تمھاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمھارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے"۔

(مسند امام احمد بن حنبل۔ ج ۳، ص ۵۸۳، مرویات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ)

اور وہ دلوں کو اس لیے دیکھتا ہے کہ یہی نیّتوں کی جگہ ہے چناں چہ سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے:

"جب بندہ اچھے عمل کرتا ہے تو فرشتے اسے (یعنی ان اعمال کو) مہر لگائے ہوئے صحیفوں میں لے کر اوپر جاتے ہیں اور اس کے عمل رب کائنات کے حضور پیش کر دیتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے اس صحیفے کو پھینک دو کیوں کہ اس میں جو عمل ہے اس میں میری رضا کی نیّت نہیں کی گئی۔ پھر فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس شخص کے لیے فلاں فلاں بات لکھ دو، وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! اس نے تو یہ کام نہیں کیا۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ اس نے اس کام کی نیّت کی تھی"۔

ایک اور مقام پر رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"لوگ چار قسم کے ہیں 'ایک قسم ان لوگوں کی ہے جنھیں اللہ نے علم اور مال عطا فرمایا تو وہ اپنے مال میں علم کے مطابق عمل کرتے ہیں دوسرا شخص کہتا ہے اگر اللہ نے مجھے اس کی مثل دیا ہوتا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا، پس ان دونوں کا اجر ایک جیسا ہے دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال دیا اور علم نہیں دیا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے مال کو فضول کاموں میں خرچ کرتا ہے تو ایک اور شخص کہتا ہے کہ اگر اللہ مجھے بھی مال دیتا تو میں بھی اس کی طرح خرچ کرتا تو یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں"

(سنن ابن ماجہ ص ۲۲۳، ابواب الزھد)

اسی طرح حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ کی حدیث مبارکہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو فرمایا" ہم جو بھی وادی طے کرتے ہیں یا کسی ایسی جگہ کو برباد کرتے ہیں جس کی وجہ سے کفار کو غصہ آئے یا ہم راہ خدا میں مال خرچ کرتے ہیں یا ہم بھوکے ہوتے ہیں تو مدینہ طیبہ میں بھی کچھ لوگ ہیں جو ان تمام باتوں میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ وہ کیسے؟ جب کہ وہ تو ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ فرمایا، انھیں عذر نے روک رکھا ہے"۔ (سنن کبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۴۲، کتاب السیر)

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ اچھی نیّت کی وجہ سے اجر حاصل کر رہے تھے چناں چہ حضرت سیّدُ نا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ روایت فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی چیز کی تلاش میں ہجرت کرتا ہے تو اسکے لیے وہی ہے"۔

ایک روایت میں کچھ یوں آتا ہے کہ ایک شخص نے ہمارے خاندان کی ایک خاتون (اُمّ قیس) سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی چناں چہ اس شخص کا نام "اُمِّ قیس کا مہاجر" پڑ گیا۔ (مجمع الزوائد جلد۲، ۱۰۱، کتاب الصلو ؟)

اسی طرح ایک حدیث شریف میں آیا کہ ایک شخص بظاہر اللہ (عزوجل) کی راہ میں شہید ہوا لیکن اس کا نام "قتیل الحمار" (گدھے کی خاطر قتل ہونے والا) پڑ گیا کیوں کہ وہ اس لیے لڑا تھا تا کہ کافر سے اس کا سامان اور گدھا حاصل کرے چناں چہ اس کی نیّت کی وجہ سے اسے یہ لقب ملا۔ یوں ہی حضرت سیّدُ نا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضور سرورِ دو عالم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا:

"جو ایک رسی کی خاطر لڑا تو اس کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیّت کی" (مسند امام احمد بن حنبل ص جلد ۵ ص ۰۲۳، مرویات عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ)

ایسے ہی ایک روایت میں حضرت سیّدُ نا ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے مدد طلب کی جو کہ میرے ساتھ مل کر جہاد کر رہا تھا۔ اس نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے سوچا کہ اجرت مقرر کر دی جائے چنانچہ میں نے اس کے لیے اجرت مقرر کی پھر میں نے یہ بات حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں وہی کچھ ہے جو تم نے اس کے لیے مقرر کیا"۔

(مسند امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، جلد ۴، ص ۳۲۲، مرویات یعلی ابن عامر ص)

"جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے کسی وجہ سے عمل نہ کر سکے تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے"۔ (صحیح مسلم جلد اول ص ۸۷، کتاب الایمان)

حضرت سیّدُ نا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں:

"جو شخص دنیا کی نیّت کرے اللہ اس کا فقر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور جب اسے دنیا کی رغبت زیادہ ہوتی ہے تب اسے دنیا سے جدا کرتا ہے اور جو شخص آخرت کی نیّت کرے تو اللہ عزوجل اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اس کا سامان اس کے لیے جمع فرما دیتا ہے اور جب اسے دنیا سے جدا فرماتا ہے تو وہ دنیا سے بہت زیادہ بے رغبت ہوتا ہے"۔ (المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۲۶۳ حدیث ۰۹۶۱۱)

حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے ایک لشکر کا ذکر فرمایا جو جنگل میں دھنسا دیا جائے گا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جنھیں زبردستی لایا گیا ہے، اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو اجرت پر لڑیں گے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا "ان سب کا حشر ان کی نیّتوں کے مطابق ہوگا"۔ (المستدرک، ج ۴، ۱۳۴، کتاب الفتن)

ایسے ہی حضرت سیّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے دو جہاں ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لڑنے والے اپنی اپنی نیّتوں پر لڑتے ہیں" (میزان الاعتدال ج ۳، ۹۶۲، ترجمہ ۶۸۳۶)

ایک اور مقام پر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "جب دو لشکر باہم مقابل ہوتے ہیں تو فرشتے اترتے ہیں اور مخلوق کو درجہ بدرجہ لکھتے ہیں کہ فلاں آدمی دنیا کے لیے لڑ رہا ہے فلاں شخص غیرت کے لیے لڑا ہے فلاں آدمی قوم کی خاطر لڑا ہے۔ خبردار! یہ نہ کہو کہ فلاں اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا پس جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو صرف وہی اللہ کی راہ میں لڑنے والا شمار ہوگا"۔

روایت میں آتا ہے کہ جو شخص جس نیّت پر زندگی گزارے گا قیامت کے دن اسی پر اٹھایا جائے گا، چناں چہ۔

حضرت سیّدُ نا جابر رضی اللہ عنہٗ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"ہر بندے کو اُسی (نیّت) پر اٹھایا جائے گا جس پر وہ دنیا سے گیا"۔ (صحیح مسلم، ج ۲، ص ۸۳۷، کتاب الجنۃ)

نیز اگر نیّت درست نہ ہو تو بظاہر مظلوم ہونے کے باوجود انسان جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے، جیسے کہ حضرت سیّدُ نا اَحنف رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، حضرت سیّدُ نا ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں تو قتل کرنے والا اور قتل کیا جانے والا دونوں جہنمی ہیں"۔

عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ قاتل کا جہنمی ہونا تو ٹھیک ہے لیکن مقتول کے جہنم میں جانے کی کیا وجہ ہے۔

تو کونین کے والی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیوں کہ اس مرنے والے نے بھی اپنے قاتل کو قتل کرنے ہی کی نیّت کی تھی"۔

(صحیح مسلم، ج ۲، ص ۹۸۳، کتاب الفتن)۔

یوں ہی نکاح اگر مہر ادا کرنے کی نیّت سے کیا جائے تو فبہا، ورنہ دیکھیے، کیا انجام ہوتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں

0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی حل شدہ اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

"جو شخص کسی عورت سے مہر پر نکاح کرے لیکن اسکی نیّت ادائیگی کی نہ ہو تو وہ زانی ہے اور جو قرض لے اور ادا کرنے کی نیّت نہ کرے تو وہ چور ہے"۔
(الترغیب والترھیب ، ج ۲،ص ۲۰٦، کتاب البیوع)۔
یوں ہی کوئی شخص اگر خوش بو لگانے جیسا معمولی کام بھی کسی برے مقصد سے کرے تو یہ عمل بھی اسے قیامت کی ہولناکیوں میں مزید پریشان کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔جیسا کہ حضور پر نور ﷺ کا فرمان ہے۔
"جو اللہ کے لیے خوش بو لگائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی خوش بو کستوری سے زیادہ مہک رہی ہوگی اور جو غیر اللہ (کو راضی کرنے) کے لیے خوش بو لگائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی بو مردار سے زیادہ بدبودار ہوگی"۔ (مصنّف عبدالرزّاق، ج ۴، ص ۹۱۳، حدیث ۷۲۳۹)
خلیفہ دوم حضرت سیّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہُ فرماتے ہیں کہ بہترین عمل اللہ کے فرائض کو ادا کرنا، اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء • سے بچنا اور اللہ کے یہاں نیّت کا سچّا ہونا ہے۔
حضرت سالم بن عبداللہ نے ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو لکھا:
"خبردار! بندے کو اپنی نیّت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد و نصرت حاصل ہوتی ہے، جس کی نیّت مکمل ہو اس کے لیے رب کائنات کی مدد بھی مکمل ہوتی ہے اور جس کی نیّت میں نقص ہو تو مدد میں بھی کمی واقع ہوتی ہے"۔
بعض بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں:
"اکثر چھوٹے اعمال کو نیّت بڑے درجے تک پہنچا دیتی ہے اور کئی بڑے بڑے کام نیّت کی وجہ سے چھوٹے ہو جاتے ہیں"۔
حضرت داؤد طائی فرماتے ہیں:
"وہ نیک بندہ جو تقویٰ کی نیّت رکھتا ہے اگر (کسی وجہ سے) اس کے تمام اعضاء • دنیا میں پھنس جائیں تو کسی نہ کسی دن اس کی نیّت اسے اچھی حالت کی طرف لوٹا دے گی لیکن جاہل کا حال اس کے برعکس ہے"۔
حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں:
"پہلے زمانے کے لوگ عمل کرنے کیلئے نیّت کی باقاعدہ اس کی تربیت حاصل کرتے تھے جسطرح وہ عمل کی تربیت حاصل کرتے تھے"۔
بعض علماء رحمھم اللہ فرماتے ہیں:
"عمل سے پہلے اپنی نیّت کو درست کرو اس لیے کہ جب تک تم نیکی کی نیّت پر قائم رہو گے بھلائی پر رہو گے"۔

(ب) حقیقت ایمان واسلام: حقیقت ایمان واسلام کا مفہوم مکمل طور پر سمجھنے کے لیے ہمیں درج ذیل حدیث مبارکہ کا بغور مطالعہ کرنا ضروری ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک مکالمے کی صورت میں اسلام، ایمان اور احسان کا فرق اور حقیقت سے مومنوں کو آگاہ فرمایا:

اِسلام، اِیمان اور احسان میں فرق: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دوسرے خلیفہ امیر المؤمنین عُمر الفاروق رضی اللہ عنہُ کا فرمانا ہے کہ ایک دِن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا، جس کے کپڑے بہت ہی زیادہ سُفید تھے اور بال بہت ہی زیادہ کالے، اور اُس (کے حلیے اور شخصیت) پر سفر کے کوئی آثار دِکھائی نہ دیتے تھے، اور ہم میں سے کوئی بھی اُسے نہیں جانتا تھا (کہ وہ کون ہے)، وہ شخص (انتہائی ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے بہت قریب پہنچ کر (انتہائے ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے) اُن صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے سامنے دوزانو ں ہو کر بیٹھ گیا، اپنے گھٹنے اُن صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مُبارک گھٹنوں کے ساتھ جوڑ دیے اور اپنے دونوں ہاتھ اُن صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی رانوں مُبارک پر رکھ دیے اور سوال پیش کیا، اے مُحمد ﷺ مجھے اِسلام کے بارے میں بتایئے؟"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جواباً اِرشاد فرمایا ''اِسلام یہ ہے کہ تُم اِس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے عِلاوکوئی سچا اور حقیقی معبود نہیں ہے اور یہ کہ مُحمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز ادا کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رمضان کے روزے رکھو، اور اگر (اللہ کے) گھر (کعبہ) تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہو تو اُس کا حج کرو) اُس شخص نے کہا: ''آپ نے سچ فرمایا''
ہمیں اس بات پر بڑی حیرانگی ہوئی کہ یہ شخص رسول اللہ صلي اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے سوال کر کے اُن کے دیے ہوئے جواب کی تصدیق بھی کر رہا ہے (گویا کہ وہ جواب جانتا ہے، تو پوچھ ہی کیوں رہا ہے) اور (پھر) اُس شخص نے (دوسرا سوال پیش کرتے ہوئے) کہا": مجھے اِیمان کے بارے میں بتایئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جواباً اِرشاد فرمایا (: (اِیمان یہ ہے) کہ تُم اللہ پر، اور (اللہ کے) فرشتوں پر، اور (اللہ کی) کتابوں پر، اور آخرت کے دِن پر اِیمان رکھو اور تقدیر کا (اللہ کی طرف سے) خیر والی اور شر والی ہونے پر اِیمان رکھو)، اُس شخص نے کہا'' آپ نے سچ فرمایا''
اور (پھر) اُس شخص نے (تیسرا سوال پیش) کیا: مجھے اِحسان کے بارے میں بتایئے؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جواباً اِرشاد فرمایا ''احسان یہ ہے کہ تُم اللہ کی اِس طرح عِبادت کرو کہ (گویا) تُم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر (تُم سے) ایسا نہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہو(سکے) تو اتنا(ضرور) ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے)،
اور (پھر) اُس شخص نے (چوتھا سوال پیش کرتے ہوئے) کہا ''مجھے قیامت کے بارے میں بتایے؟،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جواباً اِرشاد فرمایا: جس سے قیامت کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے وہ قیامت کے بارے میں سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا)، اور (پھر) اُس شخص نے (پانچواں سوال پیش کرتے ہوئے) کہا: مجھے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں بتایے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جواباً اِرشاد فرمایا: (قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے) کہ باندی اپنے ہی مالک کو جنم دے، اور یہ کہ تُم دیکھو کہ ننگے پیروں والے، کم لباس والے، بکریوں کے تنگ دست چرواہے اُونچی اُونچی عمارتیں بنانے لگیں)، پھر وہ شخص واپس چلا گیا، تو کافی وقت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے (مجھے مخاطب فرما کر) اِرشاد فرمایا: اے عُمر کیا تُم جانتے ہو کہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا : اللہ اور اُس کا رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: یہ تو جبریل تھے جو تُم لوگوں کو (اس طرح سوال کرنے کی صُورت میں) تُمہارا دِین سکھانے کے لیے آئے تھے ۔(صحیح مُسلم/حدیث 102/کتاب/باب 1)

یہ واقعہ اسی صحیح مُسلم اور صحیح البخاری میں ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہُ سے بھی مروی ہے جس میں کچھ مختلف الفاظ ہیں، جو اِس مذکورہ بالا روایت کے الفاظ کی وضاحت کرنے والے ہیں، اور اِس کے عِلاوہ ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخری حصے میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمانے کے ساتھ یہ بھی فرمایا: یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں، (لیکن قیامت کا وقت) اُن پانچ میں ہے جن کا عِلم سوائے اللہ کے اور کسی کے پاس نہیں، اور اس کے بعد یہ آیت مُبارکہ تلاوت فرمائی: بے شک وہ اللہ ہی ہے جس کے پاس قیامت (کے قائم ہونے کے وقت) کا عِلم ہے، اور وہی بارش نازل کرتا ہے، اور وہی جانتا ہے کہ بچہ دانی میں کیا ہے، اور کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ کل وہ کیا کمائے گی اور کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اُس کی موت کونسی جگہ واقع ہو گی، یقیناً اللہ بہت ہی زیادہ عِلم والا ہے (اور) بہت ہی زیادہ خبر رکھنے والا ہے) صحیح بُخاری/حدیث 4777/کتاب التفسیر/سورت لقمان/باب 2، صحیح مُسلم/حدیث 106/کتاب الاِیمان/باب 2،

اللہ کے دو عظیم المرتبہ رسولوں، جبریل اور محمد علیہما الصلاۃ والسلام کی اس گفتگو میں عقیدے اور ایمان کے اتنے اسباق ہیں کہ اگر سب ہی کے بارے میں بات کی جائے تو ایک اچھی خاصی کتاب تیار ہو جائے البتہ اس میں تین نہایت اہم پہلو انتہائی توجہ طلب ہیں:

اِسلام کیا ہے؟ اللہ کے کلام پاک میں ہمیں لفظ ''اِسلام'' کے دو مفاہیم ملتے ہیں،

پہلا مفہوم: یہ کہ ''اِسلام اللہ کا اختیار کردہ آخری حتمی دِین ہے'' لغت میں ''دِین'' کے کئی معانی اور مفاہیم ملتے ہیں، لیکن ہم دینی معاملات میں اللہ کے کلام پاک کی موافقت کے بغیر کسی لغوی، فلسفیانہ، عقلی، منطقی، روایتی مفہوم کو قبول نہیں کرتے، لہذا جن لغوی معانی اور مفاہیم کو اللہ کے کلام سے موافقت میسر ہوتی ہے، ہم انہی لغوی معانی اور مفاہیم کے مطابق اللہ کے دِین کے معاملات کو سمجھتے ہیں، ''دِین'' کو سمجھتے ہیں، "دِین "یعنی اللہ کی طرف سے نازل کردہ احکام، اور اللہ کی مُقرر کردہ حُدود کا مجموعہ ہے، اِسی "دِین" کو اللہ سُبحانہُ وتعالیٰ نے "اِسلام" نام دیا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ "زندگی کے تمام تر ظاہری و باطنی معاملات کے لیے احکام، قوانین اور حدود کا مجموعہ" ہے، اور یہ "اِسلام" ہی اللہ کے ہاں واحد مطلوب و مقبول """"دِین"""" ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

یقیناً اللہ کے ہاں دِین (تو صِرف) اِسلام ہی ہے'' سُورت آل عمران/آیت 19،

اللہ کے ہاں مطلوب و مقبول واحد دِین اِسلام ہے، جس کی تکمیل خود اللہ پاک نے فرما دی، کسی کے خود ساختہ فلسفے، عبادتیں، عقیدے خواہ جس قدر بھی اِسلامی شکل وصُورت رکھتے ہوں، اللہ کی طرف سے تکمیل کر دیے جانے کے بعد اللہ کے دِین، اِسلام کا حصہ نہیں بن سکتے اور نہ ہی اُس سے کوئی مثبت تعلق والے مانے جا سکتے ہیں، کیونکہ حقیقی "اِسلام" وہی دِین ہے جس کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے فرما دی،

''آج ہم نے تُم لوگوں کے لیے تُمہارا دِین مکمل کر دیا ہے اور میں نے تُم لوگوں پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تُم لوگوں کے لیے اِس بات پر راضی ہو گیا ہوں کہ اِسلام تُم لوگوں کا دِین ہو سُورت المائدہ/آیت 3،

اور جو کوئی اللہ کی طرف سے مکمل کردہ اِس دِین، اِسلام کے عِلاوہ کسی اور چیز کو دِین بنانا چاہے گا، اُسکا کوئی عقیدہ، کوئی عمل ہر گز اللہ کے ہاں قُبول نہیں ہوگا، اور وہ آخرت میں نقصان ہی اُٹھانے والوں میں ہوگا،

''اور جو کوئی بھی اِسلام کے عِلاوہ کوئی اور دِین چاہے گا تو اُس سے (کچھ بھی) قُبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ شخص آخرت میں نُقصان پانے والوں میں سے ہوگا''۔ سُورت آل عمران/آیت 85،

تو یہ واضح ہو گیا کہ "اِسلام" "اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکمل کردہ انسانی زندگی کے ہر ایک شعبے کے لیے "اللہ کے احکام، قوانین، اور حدود کا مجموعہ ہے"، جو کوئی اللہ کی ''اللہ کی لاشریک الوہیت، اور اللہ کے علاوہ ہر کسی معبود کے باطل ہونے، اور محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو اللہ کا آخری رسول ماننے'' کا اقرار کر کے اللہ کے اِس ''دِین'' پر عمل پیرا ہوتا ہے اُسے ''مُسلمان'' مانا جاتا ہے،

دوسرا مفہوم: ''یہ لوگ (اے محمد) آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ اِنہوں نے اسلام قبول کر لیا ان سے کہیے کہ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ یہ اللہ کا تُم پر

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی تک کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

احسان ہے کہ اُس نے تُم لوگوں کو ایمان کی راہ دکھائی، اگر تُم لوگ (اپنے اِسلام و اِیمان کے دعوے میں) سچے ہو"(سُورت الحُجرات)

اس آیت مبارک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام قبول کرنے والوں کی طرف سے اسلام قبول کرنے پر احسان جتانے کے جواب میں "تُم لوگوں کا اِسلام" کہا، جب کہ اِسلام تو اللہ کا ہے، "تُم لوگوں کا اِسلام" سے مُراد وہی مفہوم ہے جو آغاز میں بیان کردہ "حدیث ء جبریل" علیہ السلام میں اللہ کے دو عظیم المرتبہ رسولوں علیہم السلام کی زُبان مبارک سے اللہ نے واضح کروایا کہ کسی "مُسلمان" کی طرف سے اللہ کے احکام، قوانین اور حدود پر عمل کرنے والے کے اعمال کو بھی "اِسلام" کہا جاتا ہے،

حاصل کلام یہ ہوا کہ "اِسلام" ظاہری، اور حِسّی افعال کا نام ہے۔

اِسلام اور اِیمان دو الگ الگ چیزیں ہیں: اللہ سُبحانہُ وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں یہ بتایا ہے کہ اِسلام اور اِیمان دو مختلف چیزیں ہیں، دیہاتی کہتے ہیں کہ "ہم ایمان لائے" (اے محمد) اِن سے کہیے، تُم لوگ اِیمان نہیں لائے ہو، لہذا تُم لوگ یہ کہو کہ "ہم تابع فرمان ہو گئے"، اِیمان ابھی تمہارے دِلوں میں داخل نہیں ہوا ہے، اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی تابع فرمانی اختیار کر لو تو اللہ تمہارے اعمال کے ثواب میں کوئی کمی نہ کرے گا، یقیناً اللہ بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے" سُورت الحُجرات/آیت 14،

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ سمجھایا کہ اِسلام اور اِیمان دو الگ الگ چیزیں ہیں، "اِسلام" کا تعلق انسان کے ظاہر سے ہے، جسے "اِسلام قبول کرنا" کہا جاتا ہے، جِس کی پہلی علامت """" اللہ کی الوہیت کی واحدانیت، اور اللہ کے علاوہ ہر کسی معبود کے باطل ہونے، اور مُحمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ کا آخری رسول ماننے" کا اقرار ہے، اور دیگر عِلامات اللہ کے احکام، قوانین اور حدود کے مطابق اعمال میں ظاہر ہوتی ہیں،

"اِیمان" قلبی اعمال کا نام ہے، جِس میں سب سے پہلے "اللہ کی الوہیت کی واحدانیت، اور اللہ کے علاوہ ہر کسی معبود کے باطل ہونے، اور مُحمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ کا آخری رسول ہونے" پر غیر متزلزل یقین ہے، اور اِس یقین کے ہر ایک تقاضے کا عِلم رکھنا ہے، اور پھر اِسی یقین کے مطابق "اِسلام" پر عمل کرنا ہے،

"اِسلام اور اِیمان" کے اِس فرق کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بھی ذِکر فرمایا، اور اِس مذکورہ بالا " حدیث ء جبریل " علیہ السلام میں بھی اپنے دو عظیم المرتبہ رسولوں، جبریل اور مُحمد علیہما الصلاۃ والسلام کے ذریعے اپنے رسول کریم مُحمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اُمت اور تمام انسانوں کے لیے اس کی مزید وضاحت بھی کروا دی، جو روایات کی پرکھ کی شدید ترین کسوٹیوں پر پوری اترتی ہوئی ہم تک پہنچی،

اِیمان کیا ہے؟

اِیمان کا لغوی مفہوم: لفظ "اِیمان" اصل میں "اُمن" سے ماخوذ ہے، جِس کا مفہوم "کسی کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے اُس بات کرنے والے سے اُمن پالینا"

مثلاً کسی ظالم کی بات کی تصدیق کر کے خواہ وہ جھوٹی ہی کیوں نہ، اُس کے ظلم سے اُمن پالینا، اِسے لغت میں " اِیمان " کہا جاتا ہے، اِس لغوی مفہوم کا استعمال بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلام پاک قران کریم میں ملتا ہے، مثلاً "اور آپ ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے خواہ ہم سچ ہی بول رہے ہوں"۔ سُورت یُوسف/آیت 17،

"تو لوط نے اُس (ابراہیم علیہ السلام) کی بات پر یقین کر لیا" سُورت العنکبوت/آیت 26،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صِفات مبارک میں سے ایک صِفت یہ بیان فرمائی کہ: "اور وہ اِیمان والوں کی بات پر یقین کرتے ہیں"۔ سُورت التوبہ/آیت 61،

اِیمان کا عُرفی مفہوم: یعنی وہ مفہوم جو اہل زُبان کے ہاں عام معروف تھا، اور اب بھی ہے، یہ ہے کہ "کسی کی بات کی مکمل غیر متزلزل یقین کے ساتھ تصدیق کرنا اور اُس بات کے مطابق عمل کرنا"

اِیمان کا اِسلامی شرعی مفہوم: شرعی مفہوم عموماً عُرفی مفہوم کے مطابق ہوتا ہے، یا کبھی اُس پر مزید اضافہ کرنے والا بھی ہوتا ہے، یا کبھی اُس کو اصل لغوی مفہوم کی طرف پلٹا کر اُس کے مفہوم کو وسیع کرنے والا، لفظ " اِیمان " کا شرعی مفہوم اُس کے عُرفی مفہوم کے مطابق ہے لیکن اُس عُرفی مفہوم میں اضافہ کرتے ہوئے اور اُس میں کرتے ہوئے اُسے اللہ، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے نبیوں اور رسولوں، موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے (اور اُس سے متعلق تمام احوال) پر، اور تقدیر کا خیر و شر والا ہونے پر غیر متزلزل یقین اور اُس کے عین مطابق عمل کرنا ہے، جِس کے نتیجے میں صاحب اِیمان اللہ کی ناراضگی اور عذاب سے اُمن حاصل کر لیتا ہے، پس " اِیمان " ایک قلبی عمل ہے، جِس کا اظہار اِیمان والے کے اعضاء سے ہوتا ہے، اور صاحب ء اِیمان کا ہر ایک عمل اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احکام اور حُدود کا پابند ہوتا ہے، اور " اِسلام " ایک ظاہری عمل ہے جِس میں قلب کی کیفیت بمطابق عمل ہونا لازم نہیں ہوتا، جِس کا اندازہ مُسلمان کے اعمال میں شامل کفریہ، شرکیہ اور بدعتی کاموں سے ہوتا ہے، کہ اگر وہ واقعتاً سچے اِیمان والا ہو، مؤمن ہو تو اُس کے اعضاء ایسے کاموں میں مشغول نظر نہ آئیں،

اللہ تعالیٰ پر اِیمان ایک قلبی عمل ہے کہ اِنسان کا دِل اِس پر مطمئن ہو اور یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تمام تر مخلوق کا اکیلا لاشریک خالق اور مالک ہے، پالن ہار،

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

داتا اور مشکل کشا ہے، اور اُس کے عِلاوہ کوئی بھی اور کسی بھی طور، کسی بھی عِبادت کا مستحق نہیں، لہذا اُس کے عِلاوہ جِس جِس کی بھی جِس جِس طرح بھی عِبادت ہوتی رہی، ہوتی ہے، یا ہوگی وہ سب باطل معبود تھے، ہیں اور ہوں گے، سچا اور حقیقی معبود صِرف اور صِرف اللہ ہی ہے، اس اِیمان کی زبانی گواہی لا الہ الا اللہ کہنا ہے، جس کے معنیٰ اور مفہوم میں وہ سب کچھ آتا ہے جو ابھی بیان کیا گیا اور مزید بھی، لہذا جس کی زُبان اور دِل کا ساتھ نہ ہوا اُس کا اِیمان صرف زُبانی گواہی تک ہی رہا، اور اُس کے اعمال میں کبھی لا الہ الا اللہ کا مکمل طور پر نفاذ نہ ہوا، پس وہ دِن بھر کی ہزاروں تسبیحات کرتا دِکھائی دے گا لیکن اُس کی زندگی میں کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا، اور نہ ہی ان لوگوں کی زندگیوں میں کہیں رسولُ اللہ کے موافق کوئی عمل نظر آتا ہے، صرف زُبانی دعوے ہوتے ہیں، عملاً وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی رسالت کے گواہ نہیں ہوتے، بلکہ انکاری ہوتے ہیں کہ اُن صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اقوال وافعال کو اپنے فلسفوں اور نام نہاد عقل مندی کی بھینٹ چڑھاتے نظر آتے ہیں، ایسے لوگ ''اسلام قبول کرنیوالے مُسلمان'' ہوتے ہیں، ''اِیمان والے مؤمن'' نہیں، پھر اِن میں سے کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو زُبانی گواہی بھی جان بوجھ کر صِرف اپنے آپ کو مُسلمان ظاہر کرنے کے لیے دیتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور (اے محمد) جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں اور کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور (اللہ کو اُن کی گواہی کی ضرورت نہیں کیونکہ) اللہ جانتا ہے کہ آپ اُس کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین یقیناً جھوٹے ہیں)''۔ ان کی گواہیاں صِرف زُبان سے ہوتی ہیں اور ان کے دِل میں اِیمان نہیں ہوتا لہذا اللہ نے اُن کے اِس زبانی قول کو جھوٹ قرار دِیا، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ محض زبانی اقرار اللہ کے ہاں کچھ قدر نہیں رکھتا لہذا محض زبانی اقرار کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا سوائے اس کے کہ ایسے شخص کو مسلمانوں کی صفوں میں کھڑا کیا جائے گا، اسی بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے سمجھاتے ہوئے ارشاد فرمایا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا اور حقیقی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بندہ بھی ان دو باتوں میں شک کیے بغیر اللہ سے ملے گا وہ جنت میں داخل ہوگا'' (صحیح مسلم/ حدیث 27 / کتاب الایمان/ باب 10

تو اصل بنیادی معاملہ اِیمان کا دِل میں موجود ہونا اور دِل کا اُس پر مکمل یقین رکھنا ہے، اور جس طرح کا یقین ہوگا اسی طرح کا عمل ہوگا، صرف زُبان سے کلمہ کا اقرار سچائی نہیں اور دِل میں ایک سچے اور حقیقی معبود اللہ تعالیٰ پر اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی رسالت پر یقین کی علامت نہیں، لہذا جس کے پاس قلبی اِیمان نہیں وہ '' مؤمن '' نہیں، صِرف زُبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والا مُسلمان کہلائے گا، اور یہ اِس بات کی بھی دلیل ہے کہ جو کوئی مُحمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول نہیں مانتا وہ مُسلمان بھی نہیں کہلا سکتا، چہ جائیکہ اُسے اِیمان والا کہا جائے، وہ یقیناً کافر ہے، مسلمانوں کی صفوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ایمان کی تعریف تک بتانے سے قاصر ہیں، لیکن مسلمانوں کے ایمان پر فتوے لگانے میں کچھ دیر نہیں کرتے، اللہ کرے کہ انہیں یہ معلومات پڑھ کر ایمان اور اسلام کا فرق سمجھ میں آجائے اور وہ کسی دوسرے مسلمان کے ایمان پر فتوے لگانے سے پہلے اپنے ایمان اور اسلام کی خبر گیری کرتے رہیں۔

سوال نمبر 2: حدیث کی روشنی میں گناہ اور نفاق سے کیا مراد ہے؟ واضح کریں۔

جواب۔

سب سے بڑا گناہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ کونسا گناہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا (سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ) جس خدا نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے۔ پھر (اس شخص نے پوچھا) اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خیال سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی (یعنی تجھ کو اسے کھلانا پڑے گا) پھر اس نے پوچھا اور اس کے بعد۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) اور اللہ تعالیٰ نے (اس مسئلہ کے متعلق یہ) ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ خدا کے سوا کسی دوسرے کو معبود قرار نہیں دیتے اور اس جاندار کو مارے جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے قتل نہیں کرتے مگر کسی حق کی بنا پر (مثلاً قصاص یا کسی شرعی حد کی بنا پر) اور زنا نہیں کرتے (تا آخر آیت) (بخاری و مسلم)

والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں، کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی، کسی کو (بلا وجہ شرعی) مار ڈالنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری) اور حضرت انسؓ کی روایت میں جھوٹی قسم کے بجائے جھوٹی گواہی دینا پایا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ساتھ ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو! لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسی باتیں ہیں؟ فرمایا کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، اس جان کو مار ڈالنا جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے مگر شرعی حق کے طور پر مار ڈالنا جائز ہے۔ سود کھانا، لڑائی کے روز پشت دکھانا (یعنی میدان جنگ یا جہاد سے بھاگ جانا) اور پاک دامن مومنہ اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

وہ بدترین گناہ جس کے ارتکاب کے وقت ایمان باقی نہیں رہتا: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے زانی زنا کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور چوری کرنے والا چوری کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پینے کے وقت مومنِ کامل نہیں رہتا اور رہزن یا لوٹ مار کرنے والا جب کہ اس کو لوٹتے ہوئے لوگ دیکھ رہے ہوں پورا مومن نہیں رہتا اور تم میں سے جو شخص خیانت کرتا ہے وہ خیانت کے وقت مومنِ کامل نہیں رہتا۔ پس تم لوگ ان تمام باتوں سے بچو۔ (بخاری و مسلم) اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں اور قاتل جس وقت کہ کسی کو قتل کرتا ہے مومن نہیں رہتا۔ عکرمہؒ راوی کا بیان ہے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ، بی ایڈ ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

کہ یہ روایت سن کر میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ ایمان کس طرح (لوگوں کے دلوں سے) نکال لیا جاتا ہے۔ابن عباسؓ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر اور کھینچ کر بتایا اور فرمایا اس طرح ایمان کھینچ لیا جاتا ہے اس کے بعد ابن عباسؓ نے فرمایا اور جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے اس کے بعد ابن عباسؓ نے فرمایا اور جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اسی طرح ایمان دلوں میں واپس چلا جاتا ہے اور ابو عبداللہ (یعنی امام بخاریؒ) کہتے ہیں کہ قاتل (اور اسی طرح دوسرے گناہوں کا مرتکب) پورا مومن نہیں ہوتا اور نورِ ایمان اس میں نہیں رہتا۔(یہ الفاظ امام بخاریؒ کے ہیں۔)

منافق کی علامتیں: حضرت ابو ہرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں اور مسلم کی روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ لفظ ہیں کہ اگر چہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو (اور اس میں ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے تب بھی وہ منافق ہی ہے)اس کے بعد بخاریؔ اور مسلم دونوں کے متفقہ الفاظ یہ ہیں: بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرتے تو خلافِ وعدہ کرے، کوئی امانت اس کے پاس رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

منافق بنانے والی چار باتیں: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں چار باتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصوصیت ہوگی۔ جب تک کہ وہ ان باتوں کو یا ان میں سے جو بات اس میں پائی جائے اس کو ترک نہ کرے (اور وہ چار باتیں یہ ہیں)۔بات کرے تو جھوٹ بولے، عہد کرے تو اس کو توڑ دے اور کسی سے لڑے تو گالیاں بکے۔

(بخاری و مسلم)

منافق کی مثال: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی مانند ہے جو نر کی خواہش مند ہو اور اس خواہش کو پوری کرنے کیلئے کبھی اس ریوڑ کی طرف دوڑتی ہو اور کبھی اس ریوڑ کی جانب۔ (مسلم)

حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے یہودی دوست سے کہا آؤ اس نبی کے پاس چلیں۔اس دوست نے کہا اس کو نبی نہ کہو، وہ اگر تمہارے ان الفاظ کو سن لے گا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی وہ بہت خوش ہوگا)۔پس وہ دونوں یہودی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے (وہ) نو کھلی نشانیاں پوچھیں (جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے) آپؐ نے فرمایا: کسی کو خدا کا شریک قرار نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، ناحق کسی کو قتل نہ کرو، کسی بے گناہ کو کسی الزام میں ماخوذ کر کے حاکم کے پاس نہ لیجاؤ کہ وہ اس کو قتل کی سزا دیدے، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، کسی پاک دامن پر تہمت نہ لگاؤ، اور کفار سے جہاد کے دن نہ بھاگو، اس کے آپؐ نے فرمایا ''اور اے یہود! تمہارے لئے یہ خاص حکم ہے کہ تم ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو (یعنی ہفتہ کے روز شکار وغیرہ نہ کھیلو)۔'' رواوی کا بیان ہے کہ آنحضرتؐ کے مذکورہ بالا الفاظ سنکر دونوں یہودیوں نے آپؐ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوم لیا اور عرض کیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ نبی (برحق) ہیں ۔آپؐ نے فرمایا۔تم میری اطاعت کیوں نہیں قبول کر لیتے؟ انھوں کی عرض کیا (ہمارے نبی) دوؤد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے یہ دُعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے رہے اس لئے ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم ان کی اطاعت قبول کر لیں گے تو یہود ہم کو مار ڈالیں گے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

وہ تین باتیں جو ایمان کی جڑ ہیں: حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں۔جس شخص نے اپنی زبان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا ہے، تو اس کو تو کسی گناہ کے سبب کا فر قرار نہ دے اور نہ اسلام سے خارج ٹھہرا۔خداوند تعالیٰ نے جب سے مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے (اُس وقت سے) جہاد ہمیشہ اجری رہنے والا ہے یہاں تک کہ اس امت کا آخری (شخص یا گروہ) دجال کو قتل کر دے نہ تو کوئی ظلم کرنے والا ظالم اس کو ترک کرے اور نہ انصاف کرنے والا منصف اور تقدیروں پر کامل ایمان رکھنا۔ (ابوداؤد)

ارتکاب زنا کے وقت ایمان باہر آجاتا ہے: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان (اس کے جسم سے) نکل کر سر پر سایہ کی طرح قائم رہتا ہے اور جب وہ اس عملِ بد سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان واپس چلا آتا ہے۔ (ترمذی۔ابوداؤد)

حضرت معاذ کو دس باتوں کی وصیت: حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے مجھ کو دس باتوں کی وصیت فرمائی ہے۔آپؐ نے ارشاد کیا کہ:

کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگر چہ تجھ کو مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے۔ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگر چہ وہ تجھ کو یہ حکم دیں کہ تو اپنے اہل (بیوی کو اور مال و دولت کو چھوڑ دے۔قصداً فرض نماز کو ترک نہ کر، کیونکہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر ترک کر دیا خدا اس سے بری الذمہ ہے۔شراب نہ پی کہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔گناہوں سے خود کو بچا کیونکہ گناہ کے ساتھ (ہی) خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔جہاد میں خود کو بھاگنے سے بچا اگر چہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں۔جب لوگوں میں بیماری پھیلے اور تو ان میں موجود ہو تو موت کے خوف سے نہ بھاگ اور وہیں ٹھہرا رہ اپنے کنبے پر مقدور بھر خرچ کر۔اپنے اہل وعیال کو ادب سکھا اگر چہ اس کیلئے مارنے کی بھی ضرورت پڑے اور خوف دِلا اُن کو خدا سے یعنی بُری باتوں سے ان کو بچا۔ (احمد)

کفر یا ایمان: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نفاق رسولِ خدا ﷺ کے زمانے تک تھا اور اب تو کفر ہے اور یا ایمان۔ (بخاری)

سوال نمبر 3: **تعلیم و تعلم کے آداب پر بحث کریں۔**

جواب: شریعت مطہرہ نے جس طرح زندگی کے دیگر تمام شعبوں سے متعلق احکام اور ان کے آداب بتلائے ہیں، اسی طرح تعلیم و تعلم کے شعبے کے بھی تفصیلی احکام و آداب واضح کر دیے ہیں، ان آداب کا جاننا اور ان پر عمل پیرا ہونا معلمین اور متعلمین دونوں کے لیے از حد ضروری ہے، ان کے بغیر تعلیم و تعلم کا

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

حقیقی فائدہ اور بیش بہا ثمرات کا حصول ناممکن ہے۔ دور حاضر میں چند اہم آداب تعلیم و تعلم درج ذیل ہیں:

اساتذہ کے لیے آداب تعلیم:

(۱) کلاس میں آنے سے قبل درس کی تیاری اور مطالعہ کرنا:

اساتذہ اور معلّمات کو کلاس میں تدریس کے لئے جانے سے قبل جو سبق پڑھانا ہے اس کے لئے اچھی طرح تیاری اور مطالعہ کرنا چاہئے ، اس کی عبارت کو اچھی طرح حل کرنا اور سمجھنا چاہئے۔ اس کے مسائل اور مضامین کو ذہن نشین کرنا چاہئے۔ مشکل الفاظ کے معانی ، واحد ، جمع ، جملوں میں استعمال وغیرہ کو جاننا چاہئے ، اور کسی لفظ اور عبارت کو حتی الامکان غیر مفہوم نہیں رہنے دینا چاہئے ، کسی درس کو بغیر سمجھے اور بغیر معرفت و بصیرت کے پڑھانا غلط ہے۔ جیسا حدیث مبارکہ کی واضح دلیل ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بغیر علم کے کوئی فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

(۲) مصادر و مراجع اور اپنے مضامین کے لئے معاون چیزوں کے حاصل کرنے کا اہتمام کرنا:

اس موقع پر اساتذہ و معلّمات سے یہ گذارش کرنا غیر مناسب نہ ہوگا کہ انھیں اپنے مضامین سے متعلق مصادر و مراجع اور معاون چیزوں کو ضرور رکھنا چاہئے۔ اگر وہ ان مصادر و مراجع کو خرید سکتے ہوں تو بہتر ہے ، ورنہ مدرسہ کے مکتبہ سے حاصل کرلیں ، ہر مدرس کی کوشش ہونی چاہئے کہ جن کتابوں کی عموماً اسے ضرورت پڑتی ہے ، جیسے لغت کی کتابیں ، نقشے ، شرحیں وغیرہ انھیں خرید لے ، تاکہ جہاں بھی رہے ان سے استفادہ کرے اور کسی سے اسے مانگنا نہ پڑے۔

(۳) مطالعہ کا طریقہ:

مطالعہ شروع کرنے سے قبل معاون کتابیں اور قلم کاغذ وغیرہ اپنے پاس رکھ لینا چاہئے ، تاکہ ضروری باتیں مطالعہ کے وقت نوٹ کرسکیں اور مطلوبہ معلومات کم سے کم وقت میں حاصل کرسکیں۔ ضروری معلومات اپنی ذاتی کتاب کے حاشیہ پر یا مستقل کاپی اور نوٹ بک میں مختصراً لکھ لینا چاہئے۔ مفصل اور طویل مسائل کے مصادر اور حوالہ جات مع جلد اور صفحہ نوٹ کرلینا چاہئے ، تاکہ دوبارہ مراجعہ اور مطالعہ میں سہولت ہو ، مطالعہ کے وقت ایسی جگہ نہیں بیٹھنا چاہئے جہاں شور وغل یا کوئی اور ڈسٹرب کرنے والی چیز ہو ، تاکہ ذہن بار بار منتشر نہ ہو ، چنانچہ کھڑکی کے پاس یا ایسی جگہ جہاں لوگ بیٹھ کر باتیں اور گپ شپ کرتے ہوں مطالعہ کرنا قطعاً مناسب نہیں۔ مطالعہ نشاط کی حالت میں اور مناسب وقت پر کریں ، سخت تھکے ہوئے یا پریشانی یا نیند اور ذہنی انتشار کی حالت میں مطالعہ کرنا بے کار ہے۔ اسی طرح مناسب روشنی اور مناسب وقت کا بھی لحاظ کرنا چاہئے ، اندھیرے میں یا سخت دھوپ اور گرمی میں یا سخت سردی میں مطالعہ کرنا ٹھیک نہیں۔

(۴) دوسرے اساتذہ سے استفادہ کرنا:

ذاتی مطالعہ اور غور وفکر سے اگر کوئی مسئلہ یا عبارت حل نہ ہوسکے تو باصلاحیت اساتذہ اور دوسرے علماء کرام سے پوچھ لینا چاہئے۔ اس سلسلہ میں جس سے بھی تعاون مل سکے اور مسئلہ حل ہوسکے اس سے پوچھ لینا ہرگز معیوب نہیں ، حتیٰ کہ چھوٹے اساتذہ اور تلامذہ سے بھی بعض مسائل کے پوچھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵) کوئی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں "لا أدری" کہنا:

اگر کوئی مسئلہ ذاتی مطالعہ اور دوسروں سے پوچھنے کے باوجود بروقت حل نہ ہوسکے تو درس کے وقت طلبہ سے صراحت کے ساتھ کہدیں "لا أدری" ، یعنی مجھے بروقت یہ مسئلہ معلوم نہیں ، اور بعد میں تحقیق اور مطالعہ کرکے بتائیں گے۔ اگر کسی مسئلہ میں صحیح علم نہ ہو تو صرف اپنی ناک بچانے کے لئے غلط سلط یا اندازے سے کوئی بات نہیں بتانی چاہئے ، بلکہ خندہ پیشانی سے عدم واقفیت کا اعتراف کرنا چاہئے اور پھر معلومات حاصل کرکے بعد میں بتا دینا چاہئے۔ اس سے استاد کا علمی وقار قائم اور طلبہ کا اس پر اعتماد برقرار رہتا ہے اور وہ بلا علم بات کرنے اور غلط بیانی کے اس گناہ اور وبال سے بھی محفوظ رہتا ہے

سوال نمبر 4: حدیث کی روشنی میں علم کی اہمیت لکھیں نیز علم اور عمل کا تعلق واضح کریں۔

جواب:

انسانی زندگی میں تعلیم کی ضرورت و اہمیت ایک مسلم حقیقت ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے ہر دور میں اہتمام کیا جاتا رہا ہے ، لیکن اسلام نے تعلیم کی اہمیت پر جو خاص زور دیا ہے اور تعلیم کو جو فضیلت دی ہے دنیا کے کسی مذہب اور کسی نظام نے وہ اہمیت اور فضیلت نہیں دی ہے۔

اسلام سے قبل جہاں دنیا میں بہت سی اجارہ داریاں قائم تھیں وہاں تعلیم پر بھی بڑی افسوس ناک اجارہ داری قائم تھی۔ اسلام کی آمد سے یہ اجارہ داری ختم ہوئی۔ دنیا کے تمام انسانوں کو چاہے وہ کالے ہوں یا گورے ، عورت ہو یا مرد ، بچے ہوں یا بڑے ، سب کو کتاب و حکمت کی تعلیم دینے کی ہدایت دی۔ اسلام نے نہ صرف یہ کہ علم حاصل کرنے کی دعوت دی ، بلکہ ہر شخص کا فرض قرار دیا ہے۔ آسمان و زمین ، نظام فلکیات ، نظام شب و روز ، باد و باراں ، بحر و دریا ، صحرا و کوہستان ، جان دار بے جان ، پرند و چرند ، غرض یہ کہ وہ کون سی چیز ہے جس کا مطالعہ کرنے اور اس کی پوشیدہ حکمتوں کا پتہ چلانے کی اسلام میں ترغیب نہیں دی گئی؟

پیغمبر صل اللہ علیہ وسلم نے ناخواندگی کے خلاف اعلان جنگ کیا ، اگر تعلیم اہم نہ ہوتی تو پیغمبر ﷺ ناخواندگی کے خلاف جنگ کیوں کرتے؟ حالاں کہ آپ ﷺ نے ناخواندگی کے خلاف جنگ میں کافی دلچسپی لی تھی۔ عربوں میں ناخواندگی اس قدر عام تھی کہ اقوام عالم میں انھیں "ان پڑھوں کی قوم" کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں لکھنے پڑھنے کی ترغیب دی۔ تعلیم و تعلم کے سلسلے کا باقاعدہ آغاز کیا ، اس عمل کو خوب سراہا ، اہل علم کی عزت افزائی کی گئی ، لوگوں کو تعلیم

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ، پروپوزل ، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

حاصل کرنے کی دعوت دی گئی، پیغمبر ﷺ کی اس جدوجہد کی وجہ سے عربوں کا ناخواندہ معاشرہ ایک تعلیم یافتہ اور قابل تقلید معاشرہ بن گیا۔

مختصر یہ کہ اسلام نے علم کی دعوت دینے، اس کا شوق دلانے، علم کی قدر و منزلت بڑھانے، اہل علم کی عزت افزائی کرنے، معلم و متعلم کے فرائض منصبی اور اداب کے بیان فرمانے، پڑھانے کے لیے مؤثر طریقے وضع کرنے، تعلیمی کارناموں کو سراہنے، نظام و نصاب کی راہ نمائی اور اس کے اثرات و نتائج واضح کرنے، علم کے آداب بیان کرنے اور اہل علم کی مخالفت اور بے عزتی سے روکنے میں جو بھرپور اور مکمل ہدایات پیش کی ہیں اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

تعلیم کی اہمیت قرآن کی روشنی میں: قرآن میں نازل کردہ پہلا حکم الٰہی ہی پڑھنے سے متعلق ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے ''پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا'' گویا پڑھنا علم کا عنوان اور اس کی کنجی ہے۔ جب پہلی وحی پڑھنے سے متعلق ہو تو علم کی فضیلت اور اہمیت کی اس سے واضح دلیل اور کیا ہو سکتی ہے؟ تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کی زیادتی کی دعا کی تعلیم دی ہے، فرمایا ''اور کہیے اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما''۔ امام قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ ''اگر کوئی چیز علم سے افضل اور برتر ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم دیتے کہ وہ اس میں اضافہ کی دعا کریں، جیسا کہ علم طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے''۔

اہل علم حضرات کو قرآن نے بہت بلند مقام عطا کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے، جن کو علم عطا ہوا ہے، درجے بلند کرے گا''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''علماء اور عام مسلمانوں سے سات سو درجہ فوقیت رکھتے ہیں، دو درجوں کا فاصلہ پانچ سو برس کی مسافت ہوگا''۔ اس سے اہل علم کی فضیلت اور ان کے بلند مقام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان پر جتنے احسانات جتلائے ہیں ان میں سے ایک احسان سیکھنے اور سکھانے کا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''انسان کو بات سکھانے کے احسان کو جتلایا۔ عام طور پر انسانوں میں بھی یہ رواج اور دستور نہیں کہ وہ معمولی معمولی باتوں کو جتلائے، تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ بات کیسے مناسب ہوگی کہ وہ معمولی احسانات کو جتلائے؟ سکھانے کے اس عمل کو جتلانے سے اس کی اہمیت اور فضیلت کی طرف اشارہ ہے۔

طلب علم کی ترغیب قرآن نے دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''سو کیوں نہ نکلے ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تا کہ سمجھ پیدا کریں دین میں'' ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ''سو پوچھو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے ہو''۔

اس کے علاوہ قرآن کے کئی آیاتوں سے علم کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اس سے زیادہ اہمیت کیا ہوگی کہ قرآن میں علم کا ذکر اسی بار اور علم سے نکلے ہوئے الفاظ کا ذکر سینکڑوں بار ملے گا؟

تعلیم کی اہمیت تعلیمات نبوی کی روشنی میں: حدیث کی کتابوں میں ہمیں علم سے متعلق پورے پورے ابواب ملیں گے، مثلاً صحیح بخاری میں وحی کی ابتدا اور ایمان کے بعد ہی علم کا باب شروع ہو جاتا ہے، جس میں حافظ ابن حجرؒ کے بقول 74 حدیثیں اور صحابہ کرامؓ و تابعین کی 22 روایتیں ہیں۔ اسی طرح صحاح ستہ کی کتابوں میں بھی علم سے متعلق ابواب ہیں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم و تربیت کو بعثت کا مقصد قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''میں استاد بنا کر بھیجا گیا ہوں'' ایک اور روایت میں ہے کہ ''میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں''۔ پہلی روایت سے تعلیم اور دوسری روایت سے تربیت کی اہمیت کا اندازہ لگتا ہے۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد ہی تعلیم و تربیت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ''اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے''۔ (بخاری) ایک روایت میں ہے کہ ''فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اس کے کام سے خوش ہو کر اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین میں ہر چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے، یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی۔ عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہی ہے جیسے سارے ستاروں پر چاند کی''۔ (ابوداؤد)

علم کی فضیلت یہی کیا کم ہے کہ طالب علم کے لیے فرشتے پر بچھاتے ہیں۔ کیا فرشتے کسی وزیر، صدر، یا کسی جاگیردار کے لیے پر بچھاتے ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ یہ طالب علم کی خصوصیت ہے اور زبان نبوت سے علماء کی فضیلت اور ان کی قدر و منزلت پر زور دینا تعلیم کی فضیلت نہیں تو اور کیا؟

یہ اسلام کی خصوصیت ہے کہ اسلام نے تعلیم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ''علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے''۔ مولانا عاشق الٰہی بلند شہری؟ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ ''اسلام سراسر عمل کا نام ہے۔ ماں کی گود سے لے کر قبر کے گڑھے میں پہنچنے تک احکام ہی احکام ہیں۔ حکم کی تعمیل چوں کہ بغیر علم کے نہیں ہو سکتی ہے، اس لیے احکام دین کا جاننا اور احکام پر عمل کرنا انسان کا اولین فریضہ ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم حاصل کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور علمائے امت کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ لوگوں کو دین سکھاتے رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیوں کہ میں انسان ہوں، جو اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھ جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے (جن کی وجہ سے شریعت اسلامی یہ سے ناواقفیت ہو جائے گی) حتیٰ کہ دو شخصوں میں اختلاف ہوگا، تو ان کو کوئی تیسرا نہ ملے گا، جو (احکام شریعت کے مطابق) ان کے درمیان فیصلہ کر دے''۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو علم حاصل کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ ؟ کو خطاب کرتے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام، بی اے بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی ایف اے اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہوئے فرمایا: ''بے شک لوگ تمہارے تابع ہیں اور بے شک بہت سے لوگ تمھارے پاس زمین کے دور دراز گوشوں سے دینی سمجھ حاصل کرنے کے لیے آئیں گے، تو ان سے اچھا سلوک کرنا''۔ (ترمذی)

اس سے زیادہ عزت کی بات کیا ہوگی کہ پیغمبر ﷺ نے صحابہ کرامؓ جیسے عظیم المرتبت لوگوں کو علم حاصل کرنے والوں کی قدر و احترام کرنے، ان کی خدمت و دل داری کا خیال رکھنے، ان کی آمد سے دل گیر نہ ہونے، ان کو علوم سے نوازتے رہنے اور ان سے حسن سلوک رکھنے کا حکم دیا۔

ابن عبد البرۃ نے اپنی کتاب ''جامع بیان العلم وفضلہ'' میں علم کی فضیلت اور اہمیت کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہے: ''علم سیکھو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے علم سیکھنا خشیت، اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا عبادت، اس کا پڑھنا پڑھانا تسبیح، اس کی جستجو جہاد، ناواقف کو سکھانا صدقہ اور اس کی اہلیت رکھنے والوں کو بتانا ثواب کا ذریعہ ہے۔ نیز علم تنہائی کا ساتھی، دین کا راہ نما، خوش حالی و تنگ دستی میں مددگار، دوستوں کے نزدیک وزیر، قریبی لوگوں کے نزدیک قریب اور جنت کی راہ کا مینار ہدایت ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو اوپر اٹھاتا ہے۔ اور انہیں بھلائی میں راہ نمائی، قیادت و سرداری عطا کرتا ہے۔ جن کی پیروی کی جاتی ہے، وہ بھلائی کے راہ نما ہوتے ہیں، جن کے نقش قدم پر چلا جاتا ہے اور جن کے افعال کو نمونہ بنایا جاتا ہے۔ فرشتے ان کی دوستی کی خواہاں ہوتے ہیں اور اپنے پروں سے ان کو چھوتے ہیں۔ ہر خشک اور تر ان کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں، جان دار، خشکیوں کے درندے اور جانور، آسمان اور اس کے ستارے تک۔ علم ہی کے ذریعے الل؟ کی اطاعت و عبادت کی جاتی ہے، اس کی حمد و ثنا ہوتی ہے، اسی سے پرہیزگاری ہوتی ہے، اسی سے صلہ رحمی کی جاتی ہے، اسی سے حلال اور حرام جانا جاتا ہے۔ وہی راہ نما اور عمل اس کا پیرو کار ہے۔ بدبخت اس سے محروم رہتے ہیں۔''

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایمان کے بعد تمام نعمتوں میں سب سے بڑی دولت ''علم'' اور ''دین کی سمجھ'' ہے، رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔'' معلم انسانیت کے اس ارشاد کے مطابق سب سے بڑی نعمت، دکان داری، مال داری، زمین داری، وزارت و صدارت اور بینک بیلنس نہیں ہے، بلکہ دین کی سمجھ ہے، جس کے سامنے تمام چیزیں ہیچ ہیں۔ ایک دانا کا قول ہے کہ الل؟ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت عقل ہے اور کمالیت میں سب سے بڑا کمال ''علم کا کمال'' ہے، یعنی علم سے بڑا کوئی کمال نہیں۔

تعلیم کی اہمیت اسلاف امت کی نظر میں: صحابہ کرامؓ اور تابعین نے بھی تعلیم کی اہمیت، نیز لوگوں کو زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے پر ابھارنے اور جہالت کے برے نتائج سے آگاہ کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

حضرت علیؓ کا فرمان ہے: ''جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا آسمان کے فرشتوں میں اسے عظیم کہہ کر پکارا جاتا ہے۔'' سفیان ثوری ؟ فرماتے ہیں: ''میری دانست میں اشاعتِ علم سے زیادہ افضل کوئی عبادت نہیں'' انہیں کا قول ہے ''اے قوم عرب! علم حاصل کرو، ورنہ مجھے ڈر ہے کہ علم تم سے نکل کر غیروں میں چلا جائے گا اور تم ذلیل ہو کر رہ جاؤ گے علم حاصل کرو، کیوں کہ علم دنیا میں بھی عزت ہے اور آخرت میں بھی۔''

امام احمد بن حنبل ؟ فرماتے ہیں: ''کھانے پینے سے کہیں زیادہ انسان علم کا ضرورت مند ہے''۔ حسن بصری ؟ فرماتے ہیں: ''اگر اہل علم نہ ہوتے تو لوگ جانوروں جیسے ہو جاتے''۔ یعنی اہل علم ہی لوگوں کو جانوروں کی صف سے نکال کر انسانیت میں داخل کراتے ہیں۔ حضرت ابوذر ؟ فرماتے ہیں: ''جس شخص کی یہ تجویز ہو کہ علم کا طلب کرنا جہاد نہیں تو وہ اپنے عقل و تجویز میں ناقص ہے''۔ زہریؒ فرماتے ہیں کہ علم نر (مذکر) ہے اور اس کو مردوں میں وہی پسند کرتے ہیں جو مرد ہوں۔''

حضرت معاویہ بن سفیانؓ حج کے موقع پر میدان میں بیٹھے تھے، پہلو میں بیوی بیٹھی تھی، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے گرد بھیڑ لگی ہوئی ہے، اور طرح طرح کے مسئلے ان سے پوچھے جا رہے ہیں۔ دریافت کیا: ''کون ہیں''؟ بتایا گیا کہ 'عبداللہ بن عمر ہیں'۔ یہ سن کر حضرت معاویہ نے بیوی سے کہا: ''اللہ کی قسم! یہی شرف ہے، دنیا و آخرت کا''۔

حسن بصریؒ فرماتے ہیں ''عالم کی موت اسلام کی عمارت میں ایک ایسا شگاف ہے جو کبھی بند نہیں ہو سکتا۔'' جب کاتب وحی اور ماہر قرآن انصاری عالم حضرت زید بن ثابت کا انتقال ہوا تو عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: ''جو یہ دیکھنا چاہیے کہ علم کیسے اٹھتا ہے وہ دیکھ لے، علم اس طرح اٹھتا ہے۔'' ابن مبارک فرماتے ہیں: ''مجھ کو تعجب آتا ہے اس شخص پر جو علم کی طلب نہ کرے کہ اس کا نفس اس کو کسی بزرگی کی طرف کیسے بلاتا ہے؟'' بعض حکماء کا قول ہے کہ ہمیں دو شخصوں پر جو ترس آتا ہے اور کسی پر نہیں آتا۔ ایک طالب علم پر، جو علم طلب کرتا ہے، لیکن سمجھتا نہیں اور دوسرا اُس پر کہ علم کو سمجھتا ہے اور اس کو طلب نہیں کرتا ہے۔'' امام شافعی ؟ کا قول ہے: ''علم کا طلب کرنا نفل سے افضل ہے۔'' بعض علماء فرماتے ہیں: ''بہترین نعمت عقل اور بدترین مصیبت جہالت ہے۔''

حضرت وہب فرماتے ہیں: علم کی برکت سے خسیس آدمی باشرف، بے قدر انسان باعزت، نادار شخص مال دار اور بے وقعت باوجاہت ہو جاتا ہے۔'' حضرت فضیل بن عیاض کا قول ہے: ''علم سکھانے والے کا آسمانوں میں بہ کثرت ذکر کیا جاتا ہے۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''فقہ کی مجلس میں بیٹھنا ساٹھ سال عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔'' حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں: ''فرائض کے بعد طلب علم سے زیادہ افضل کوئی چیز نہیں ہے۔''

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: ''دنیا میں کسی کو نبوت سے زیادہ افضل چیز نہیں دی گئی اور نہ ہی نبوت کے بعد علم و فقہ سے زیادہ افضل اور اعلیٰ چیز کسی کو عطا ہوئی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آرڈر کے نمبر پر رابطہ کریں

’’۔کسی نے عرض کیا: یہ علم وفقہ کن سے حاصل کیا جائے؟‘‘ فرمایا: ’’تمام فقہائے کرام سے حاصل کرو۔‘‘
حضرت ابوذر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ’’علم کا ایک باب سیکھنا ہمیں نفل نماز کی ایک ہزار رکعت پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور علم کا ایک باب جاننا ہمیں نفل نماز کی سو رکعت سے زیادہ پسند ہے۔‘‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’علم کے عظیم الشان ہونے کے لیے یہی ایک بات کافی ہے کہ جو اس میں کمال نہیں رکھتا وہ بھی اس کا دعوے دار ہے اور اپنی طرف علم کی نسبت سے خوش ہوتا ہے اور جہالت کی مذمت میں یہی ایک بات کافی ہے کہ خود جاہل شخص اس سے برأت کا اظہار کرتا ہے۔‘‘

علم اور عمل کا تعلق: علم عمل کے لیے ضروری شرط ہے تاکہ عمل صحیح ہو جائے۔اور اللہ کے حکم کے مطابق ہو جائے۔حسن بصریؒ کا قول ہے کہ ’’بغیر علم کے عمل کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی راستہ چھوڑ کر چلے۔بغیر علم کے عمل کرنے والا سدھار سے زیادہ بگاڑ پیدا کرے گا‘‘۔امام بخاری نے صحیح بخاری میں ’’قول و عمل سے پہلے علم‘‘ کے عنوان سے باب قائم کیا ہے،محدثین لکھتے ہیں کہ ’’امام بخاریؒ کا مطلب یہ ہے کہ ’’علم شرط ہے قول و عمل کی درستی کے لیے۔علم کے بغیر قول کا اعتبار کیا جاسکتا ہے،نہ عمل کا،اس لیے علم کا مرتبہ ان دونوں سے پہلے ہے‘‘۔
حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ ’’علم عمل کا راہ نما ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔کوئی عبادت اس وقت تک صحیح ادا نہیں ہو سکتی جب تک عبادت کرنے والا یہ نہ جانے کہ عبادت کے ارکان اور ضروری شرائط کیا ہیں‘‘۔
صحابہ کرامؓ نے پیغمبر ﷺ سے عرض کیا کہ ’’اعمال میں افضل عمل کونسا ہے؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا ’’علم‘‘۔انہوں نے عرض کیا کہ ’’ہم عمل کے بارے میں پوچھتے ہیں اور آپ علم کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔‘‘ تو آپ ﷺ نے فرمایا، ’’علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل کارآمد ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ بہت سا عمل بے سود ہے‘‘۔حضرت سفیان بن عیینہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ’’جو بغیر علم کے عمل کرے گا،وہ سدھار سے زیادہ بگاڑ پیدا کرے گا‘‘۔
اس کی مثال ہم ایک روایت سے دیتے ہیں کہ جب پیغمبر ﷺ کے سامنے ایک شخص نے نماز پڑھی،آپ ﷺ اس کو بار بار واپس کرتے اور فرماتے کہ نماز پڑھو،تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔اس شخص کے نماز پڑھنے کے باوجود آپ ﷺ نے پڑھنے کا حکم کیوں لگاتے تھے؟ کیوں کہ وہ عمل تو کرتے تھے،لیکن اس کے عمل کے ساتھ علم نہیں تھا کہ قومہ،رکوع،سجدہ اور دیگر ارکان نماز صحیح ادا کرے۔اس لیے اس شخص کی نماز کو یوں تصور کیا گیا کہ گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی۔
اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ علم عمل کے لیے ضروری شرط ہے،اس سے عمل کی تصحیح ہوگی،چاہے وہ عمل عبادات سے متعلق ہو یا معاملات سے،ذاتی ہوں یا خاندانی،سماج سے متعلق ہوں یا معاشرت سے،ہر لحاظ سے علم از حد ضروری ہے۔

سوال نمبر 2: یونٹ نمبر 3 کا مطالعہ کیجئے،اور موجودہ دور میں میڈیا کے حوالے سے ان احادیث کی ضرورت واہمیت واضح کریں (20)

جواب

علم کی فضیلت اور تعلیم و تعلم کی برکات و آداب: جب تک کسی کام کی اہمیت وفضیلت اور افادیت وضرورت کا علم نہ ہو آدمی اس کو اچھی طرح اور دلچسپی ومحنت سے انجام نہیں دیتا ہے۔نیز آج بہت سے لوگ تعلیم و تربیت کے کام کو کچھ اہمیت نہیں دیتے۔اور جو حضرات اس کام سے متعلق ہیں انہیں بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں،خاص طور سے علوم شریعت کے اساتذہ ومعلّمات کو ’’ملے اور ملانیوں‘‘ کے نام سے مخاطب کرکے بزعم خود ان کی تذلیل وتحقیر کرتے ہیں۔اور بہت سے اساتذہ ومعلّمات بھی ان لوگوں کی اس غلط روش کی بنا پر احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں،اس واسطے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم و تربیت کے آداب وطرق کو بیان کرنے سے پہلے ان کی اہمیت وفضیلت اور ضرورت پر روشنی ڈالی جائے،تاکہ ان لوگوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو اور اس پیشے سے متعلق اساتذہ ومعلّمات اسے ایک انتہائی معزز اور قابل فخر عمل سمجھ کر پورے انشراح صدر اور اطمینان کے ساتھ انجام دیں۔

تعلیم و تربیت انبیاء علیہم السلام کا عمل: تعلیم و تربیت کا کام بڑا ہی عظیم المرتبت اور اہمیت کا حامل عمل ہے،اس لئے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کا عمل ہے۔اور ان کی بعثت اسی عظیم الشان کام کی انجام دہی کی خاطر ہوئی تھی۔ارشاد الٰہی ہے: ’’اللہ ہی کی ذات ہے جس نے امیوں میں ایک رسول انھیں میں سے مبعوث فرمایا،جو ان پر اس کی آیتوں کی تلاوت کرتا ہے،ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے،اگر چہ وہ اس سے قبل کھلی ہوئی ضلالت وگمراہی میں تھے۔‘‘
یہ آیت کریمہ بڑے واضح طور سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت،لوگوں کے سامنے آیات قرآنیہ کی تلاوت،کتاب وسنت کی تعلیم،اور لوگوں کی تربیت اور تزکیہ نفس کے لئے ہوئی تھی۔
دوسری جگہ ارشاد باری ہے: اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا۔اس لئے کہ انھیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا،جو ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ان کا تزکیہ فرماتا ہے،اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے،اگر چہ اس سے قبل وہ کھلی ہوئی ضلالت میں تھے۔
یہاں کتاب سے مراد کتاب اللہ یعنی قرآن کریم ہے اور حکمت سے مراد سنت نبویہ اور دیگر دانائی وعقلمندی کی باتیں ہیں۔اور تزکیہ نفس سے مراد ان کے عقائد،اعمال اور اخلاق کی اصلاح وتطہیر اور تمام ظاہری وباطنی برائیوں کا ازالہ ہے۔
اس آیت کریمہ سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو کتاب وسنت کی تعلیم دینا،ان کے نفوس کا تزکیہ فرمانا،اور اللہ تعالی کا اس کام کے لئے آپ کو مبعوث فرمانا کوئی معمولی بات نہیں،بلکہ ایک عظیم نعمت ہے جسے اللہ تعالی نے اپنا احسان قرار دیا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دوسری بات اس سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت لوگوں کی تعلیم اور تزکیہ نفوس کے لئے ہوئی تھی، اور خاص اسی مقصد کے لئے اللہ نے آپ کو اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تھا، اور جب تعلیم وتربیت سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا عمل ہوا، جس کے لئے اللہ جل شانہ نے انہیں مبعوث فرمایا تھا تو یقیناً یہ بڑا عظیم الشان، اور اہمیت کا حامل عمل ہے، اس کو حقیر سمجھنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔

تیسری بات اس آیت کریمہ پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ تعلیم وتربیت کا کام کرنے والے علماء اور مخلص معلّمین واساتذہ اور خاص طور سے علوم شرعیہ کے اساتذہ ومعلّمین انبیاء علیہم السلام کے وارث اور نائب ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

اور جب انبیاء علیہم السلام اللہ کے نزدیک بڑے معزز اور برگزیدہ لوگ تھے تو ان کے وارثین (اساتذہ ومعلّمات) بھی یقیناً بڑے معزز ومحترم لوگ ہوں گے اور ان کا عمل اور پیشہ بھی بڑا محترم مانا جائے گا۔ اس سے یہ حقیقت بھی واشگاف ہوتی ہے کہ اساتذہ ومعلّمات اور خاص طور پر دینی علوم کے اساتذہ ومعلّمات کو حقیر سمجھنا اور ان کے پیشے کو حقارت کی نظر سے دیکھنا بڑی نادانی کی بات ہے۔

تعلیم ایک قابل رشک عمل ہے: تعلیم ایک قابل رشک عمل اور تعلیم وتربیت کا کام کرنے والے مخلص اساتذہ قابل رشک اور لائق صد فخر لوگ ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے، ایک اس شخص پر جس کو اللہ نے مال ودولت سے نوازا، پھر اس کو حق اور نیک کاموں میں خرچ کرنے کی بھرپور توفیق دی، دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے علم وحکمت سے نوازا، تو وہ اس سے لوگوں کے درمیان صحیح اور شریعت کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت اور علوم شرعیہ کی تعلیم دینا اور لوگوں کے معاملات کو کتاب وسنت کی روشنی میں حل کرنا، اللہ کی بہت بڑی نعمت اور قابل رشک عمل ہے، اور اس کو حقیر سمجھنا قطعاً درست نہیں۔

تعلیم صدقہ جاریہ ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، مگر تین چیزوں کا ثواب اسے بعد میں بھی ملتا رہتا ہے، ان تینوں چیزوں میں سے ایک تو صدقہ جاریہ ہے، جیسے اس نے کوئی مسجد تعمیر کرادی، یا کوئی مدرسہ، یا مسافر خانہ یا یتیم خانہ بنوادیا۔ یا کسی جگہ پانی کی قلت دیکھی تو کنواں کھدوادیا، تو اس صدقہ جاریہ کا ثواب اسے انتقال کے بعد بھی ملتا رہے گا۔ دوسرا وہ علم جس سے انتفاع کا سلسلہ بعد میں بھی جاری رہے، اور لوگ اس کے انتقال کے بعد بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں، جیسے اس نے کچھ طلبہ کو علوم شرعیہ کی تعلیم دی اور انہیں مفید علم سکھایا اور پھر ان طلبہ نے تعلیم وتدریس اور دعوت وتبلیغ یا تصنیف وتالیف کے ذریعہ اس سے افادہ کا سلسلہ جاری رکھا، یا کوئی کتاب لکھ دی جس سے لوگ اس کے بعد بھی مستفید ہوتے رہے، تو جب تک لوگ اس کتاب کو پڑھتے، اور اس سے استفادہ کرتے رہیں گے اسے اجروثواب ملتا رہے گا۔ تیسری موت کے بعد کام آنے والی چیز وہ نیک اولاد ہے جو اس کے لئے دعائیں کرتی رہے۔ ظاہر ہے کہ اولاد بھی صحیح تعلیم وتربیت کی وجہ سے ہی نیک بنتی اور اپنے والدین کے حقوق پہچانتی اور ان کے لئے دعائے خیر کرتی ہے، اور اولاد کی تعلیم وتربیت اگر صحیح نہ ہو تو ان کے بگڑنے کا قوی اندیشہ رہتا ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جس نے کسی اچھے کام کی جانب لوگوں کی رہنمائی کی تو اسے بھی اس نیک کام کے کرنے والے کے مثل اجروثواب ملے گا۔

طلبہ وطالبات کو کتاب وسنت اور علوم شرعیہ کی تعلیم دینا بلاریب ان کی خیر کی جانب رہنمائی کرنا ہے۔ اس واسطے یہ طلبہ وطالبات علوم شرعیہ کو سیکھنے کے بعد جو تعلیم وتربیت، دعوت وتبلیغ اور اصلاح معاشرہ کا کام کریں گے، اور جتنے بھی نیک اعمال اس تعلیم وتربیت کی وجہ سے وہ انجام دیں گے ان سب اچھے کاموں کا اجروثواب ان کے اساتذہ اور مربیوں کو بھی ملے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی مومن کو اس کی نیکیوں اور اعمال صالحہ میں سے جو چیزیں مرنے کے بعد نفع دیتی ہیں ان میں سے علم ہے جس کی وہ تعلیم دے اور نشر واشاعت کرے، اور نیک اولاد ہے جس کو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا، قرآن کریم ہے جسے اس نے کسی کو دیدیا، مسجد ہے جس کی اس نے تعمیر کی، یا سرائے ہے جس کو اس نے مسافروں ؟ کے لئے بنایا، یا نہر ہے جو اس نے کھدوائی، یا وہ صدقہ ہے جس کو اس نے اپنی زندگی میں اور بحالت صحت اللہ کی راہ میں دیا، یہ وہ چیزیں ہیں جن کا اجروثواب مومن کو اس کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کو کوئی علمی بات بتائی تو اس کو اس پر عمل کرنیوالے کے مثل ثواب ملے گا، اور عمل کرنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔

ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم بہترین صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب اساتذہ ومعلّمات کو ان کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔

مخلص معلم مجاہد ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرماتے ہوئے سنا: جو شخص میری اس مسجد میں صرف خیر کی تعلیم دینے یا حاصل کرنے آیا اسے مجاہد فی سبیل للہ کا درجہ حاصل ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور دنیاوی کام کی غرض سے آیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس کی نظر غیر کے مال پر لگی ہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اخلاص اور سچی نیت سے اچھی باتوں کی تعلیم دینا جہاد فی سبیل اللہ اور مخلص معلم مجاہد فی سبیل اللہ کے درجہ میں ہے۔

معلم قوم کا معمار اور ترقی کا باعث ہے: قوموں کی ترقی اور عروج میں تعلیم کا بڑا دخل ہے، جو قوم جتنا زیادہ تعلیم یافتہ ہوگی وہ قوم اتنا ہی زیادہ ترقی یافتہ ہوگی، اور وہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے آئی کام، بی اے ،بی کام ،بی ایڈ، بی ایس ایم ایڈ، ایم اے، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے آئی کام میٹرک ایف اے ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی، امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

برابر آگے بڑھتی، ترقی کرتی اور جدید تحقیقات وایجادات کے باب میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتی جائے گی، اور اقوام عالم میں معزز بن کر رہے گی، اور جو قوم جس قدر جاہل، ان پڑھ اور علم سے نابلد ہوگی وہ قوم اسی قدر تنزلی وانحطاط اور ذلت وخواری کا شکار ہوگی، اسی نقطے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومنوں اور اہل علم کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔ (المجادلہ)

اس اعتبار سے اساتذہ ومعلّمات علم کی اشاعت کر کے قوم کو ترقی دیتے اور اسے بام عروج تک پہنچاتے ہیں، اس واسطے ان کو کبھی یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہماری اور ہمارے کام کی کیا حیثیت ہے۔ کیونکہ ان کا کام قوم وملت کی تعمیر کا کام ہے، اور ان کا معاشرہ میں بڑا ہی مقام ہے، ان کی وجہ سے فرزندان قوم کی ترقی ہوتی ہے، وہ اعلیٰ مناصب حاصل کرتے ہیں اور انہیں کی محنت وجدوجہد کے نتیجہ میں پوری قوم دینی ودنیوی اعتبار سے کامیاب اور فائز المرام ہوگی۔

مثال کے طور پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو بہت مشہور صحابی ہیں انہیں ترجمان القرآن اور حبر الامۃ کہا جاتا ہے، ان کا شمار صغار صحابہ میں ہوتا تھا، مگر اس کے باوجود ان کے علم اور تفقہ فی الدین میں تفوق کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں انہیں اپنی مخصوص مجلسوں میں شریک فرماتے تھے، کچھ معمر لوگوں کو یہ بات اچھی نہیں لگی اور اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ہماری مجلسوں میں کیوں شریک کرتے ہیں؟ اس عمر کے تو ہمارے بچے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب اس کی اطلاع ملی تو ایک دن ان لوگوں کو جمع کر کے پوچھا: **إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ (النصر۔ ۱)** کا کیا مطلب ہے؟ اس کی تفسیر بیان کیجئے، سب لوگوں نے اس کا عام معنی اور مطلب بتایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے کہ جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے اور آپ لوگوں کو دین میں فوج درفوج داخل ہوتے دیکھئے اور تو اپنے رب کی حمد وثناء اور پاکی بیان کیجئے اور توبہ واستغفار کیجئے، بے شک آپ کا رب توبہ قبول کرنے والا ہے۔

مگر جب آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے انتقال کی خبر دی ہے اور بتایا ہے کہ جب اللہ کی مدد آجائے اور مکہ فتح ہو جائے اور لوگ اسلام میں جوق درجوق داخل ہوں تو آپ اپنے رب کی تعریف وتسبیح میں لگ جایئے اور توبہ واستغفار کرتے ہوئے آخرت کی تیاری کیجئے، چنانچہ اب مکہ فتح ہو چکا ہے، لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، اور اللہ نے جس مقصد کے لئے آپ کی بعثت فرمائی تھی وہ مقصد حاصل ہو گیا ہے، لہٰذا اب آپ کا مشن ختم ہو چکا ہے، اب آپ سفر آخرت کی تیاری کیجئے۔ اسی بناء پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سورہ پڑھتے تو فرماتے کہ اللہ نے مجھ کو اختیار دیا ہے چاہے میں دنیا کو پسند کروں یا آخرت کو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں جو بتایا ہے میں بھی وہی جانتا ہوں، اور اگر یہ کچھ اور بتاتے تو میں کہتا کہ انھوں نے غلطی کی ہے، اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو احساس دلایا اور بتایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنی خصوصی مجلسوں میں شریک کرنے کی وجہ ان کا علم وفضل ہے۔

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ علم ترقی کا باعث ہے، اس سے افراد کی بھی ترقی ہوتی ہے، اور پوری قوم کی بھی، بہر حال معلم علم کی نشر واشاعت کر کے قوم اور افراد کو ترقی دینے والا ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے تعلیم اور معلّمین کا بڑا مقام ہے۔

تعلیم قرآن نزول رحمت وسکینت کا باعث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں فرمایا:

’’ جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھا ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور اس کے معانی ومطالب کو سمجھتے سمجھاتے، اس کا درس دیتے اور سنتے ہیں تو ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے، ان پر رحمت الٰہی سایہ فگن ہوتی اور انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس کے مقرب فرشتوں میں کرتا ہے‘‘۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب اللہ کی تلاوت اور اس کے درس وتدریس کا عمل بڑا ہی بابرکت اور عظیم المرتبت عمل ہے، تبھی تو ایسی مجلسوں میں فرشتے شرکت فرماتے ہیں اور اس عمل میں مشغول لوگوں پر اللہ کی رحمت اور سکینت کا نزول ہوتا ہے۔ اور ان کے اس نیک عمل کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کے درمیان کرتا ہے۔

معلم قرآن سب سے بہتر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو خود سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے‘‘۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی تعلیم دینے والے کی بڑی فضیلت ہے اور اللہ کے نزدیک ایسا شخص سب سے بہتر اور افضل ہے۔

یاد رہے کہ یہاں قرآن کریم کی تعلیم میں قرآن ناظرہ پڑھانا، حفظ کرانا، تجوید وقراء ت کی تعلیم دینا اور اس کا ترجمہ اور تفسیر بتانا سب داخل ہیں۔ قرآن کی تعلیم کسی طرح کی بھی ہو سبھی ’’خیر‘‘ کا باعث ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن پڑھانے والا استاذ ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں پائے گا، اور اس کے یہ تلامذہ نماز میں یا خارج نماز جب بھی قرآن پڑھیں گے اس کو بھی اس کا ثواب ملے گا۔ غور فرمائے کہ یہ کتنا بابرکت عمل ہوا، اس واسطے ناظرہ قرآن وغیرہ کی تعلیم کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہئے۔

استاذ حدیث کے لئے دعاء نبوی: قرآن کی تعلیم وتدریس کی طرح احادیث کی تعلیم کی بھی بڑی فضیلت ہے، جس بندہ کو اللہ کی جانب سے یہ توفیق مل جائے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کہ وہ حدیث نبوی کو سنے، اسے یاد کرے، اس کے معانی ومطالب کو سمجھے اور پھر اسے تعلیم وتدریس کے ذریعہ دوسروں تک پہونچائے وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہی اچھی دعا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس بندے کو تر وتازہ اور خوش وخرم رکھے جس نے میری حدیث کو سنا، پھر اسے یاد کیا، پھر اسے سمجھا اور دوسروں تک پہنچایا، کیونکہ کبھی حامل فقہ (حافظ حدیث) غیر فقیہ ہوتا ہے اور کبھی یہ حامل فقہ (حافظ حدیث) ایک ایسے شخص تک حدیث پہنچاتا ہے جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔

یعنی حدیث کے سننے، یاد کرنے اور سمجھنے کے بعد دوسروں تک پہنچانے میں مصلحت اور فائدہ یہ ہے کہ کبھی یہ حافظ حدیث فقیہ نہیں ہوتا، اور حدیث کا جو ظاہری مفہوم ہے اس سے زیادہ اور مسائل کا استنباط واستخراج وہ اس سے نہیں کر سکتا، اور دوسرا شخص جس تک یہ حدیث پہونچاتا ہے وہ فقیہ ہوتا ہے، اور اس سے وہ اور بہت سے مسائل کا استنباط کر لیتا ہے۔ اور کبھی یہ فقیہ ہوتا ہے مگر دوسرا اس سے بڑا فقیہ ہوتا اور اس سے زیادہ مسائل کے استنباط کی صلاحیت رکھتا ہے چنانچہ وہ اس حدیث سے اور بہت سارے مسائل کا حل اور جواب نکال لیتا ہے۔

اس حدیث سے احادیث نبویہ کے سننے، پڑھنے، یاد کرنے، سمجھنے اور تعلیم وتبلیغ کے ذریعہ دوسروں تک پہچانے کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ نیز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حفظ حدیث کے ساتھ فقہ الحدیث کی بھی بڑی اہمیت ہے، اور فقہ اور فقہاء • کا بڑا مقام ہے کیونکہ فقہ کی خاطر ہی احادیث کی تعلیم وروایت کا حکم دیا گیا اور یہ فضیلت بتائی گئی ہے۔

تعلیم ایک فریضہ اور کتمان علم موجب عذاب

تعلیم صرف ایک معزز اور فضیلت والا عمل ہی نہیں بلکہ ایک اہم دینی فریضہ ہے۔ اسی سے دین کا قیام اور علم کی بقاء ہے، اگر تعلیم وتدریس کا سلسلہ بند ہو جائے تو علم کا خاتمہ ہو جائے گا، اور ہر طرف جہالت کا دور دورہ ہوگا، لوگ اپنے دین، اخلاق اور تہذیب وتمدن سے نابلد اور دور ہو جائیں گے، اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے تعلیم کا عہد وپیمان لیا: اور جب اللہ نے ان لوگوں سے جو کتاب دئے گئے یہ عہد لیا کہ اسے لوگوں سے بیان کرو گے اور چھپاؤ گے نہیں۔

اور ضرورت کے باوجود تعلیم سے روگردانی کرنے والوں اور علم کو چھپانے والوں کے بارے میں یہ خبر دی کہ ان پر اللہ کی اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہوتی ہے، ارشاد باری ہے:

جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنے کے بعد اسے دوسروں تک پہچانے کا حکم دیا اور فرمایا: جو یہاں موجود ہے وہ اس شخص تک پہونچادے جو یہاں حاضر نہیں ہے۔

اور کتمان علم کو اتنا بڑا جرم قرار دیا کہ اس کی بنا پر قیامت کے دن آگ کی لگام لگائے جانے کی وعید سنائی، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے کوئی علمی بات پوچھی گئی اور وہ اسے معلوم تھی پھر بھی اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسکے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔

اور ایک حدیث میں ہے: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اور ظاہر ہے کہ جب ہر مسلمان پر علم کا حصول فرض ہے تو علماء اور مدرسین پر تعلیم وتدریس بھی فرض ہوگی، کیونکہ تعلیم کے بغیر حصول علم ناممکن ہے اور قاعدہ ہے" یعنی جس کے بغیر کوئی واجب مکمل نہ ہو تو وہ بھی واجب ہوتا ہے، اور غالباً اسی بنا پر کتمان علم پر وہ وعیدیں وارد ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: 'میری جانب سے پہنچا دو خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ علم اور تعلیم کتاب وسنت فرض ہے۔

اور تدریس بھی تعلیم وتبلیغ کا ایک ذریعہ ہے اس لئے یہ بھی فرض ہوگی، البتہ دوسرے دلائل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم بعض حالات میں فرض عین اور بعض حالات میں فرض کفایہ ہے، جہاں صرف ایک ہی عالم لوگوں کے مسائل کو صحیح طریقہ پر سمجھنے اور سمجھانے والا ہو وہاں اس کے اوپر ان کی تعلیم فرض عین ہوگی۔ اور جہاں بہت سے علماء ہوں اور چند ایک کے تعلیم وتدریس کا کام انجام نہ دینے سے اس پر کوئی اثر پڑنے والا نہ ہو وہاں پر فرض کفایہ ہوگی۔

بہر حال مجموعی طور سے مسلمانوں کا لحاظ کیجئے تو یہ فرض کفایہ ہے یعنی ہر بستی اور ہر قوم میں کچھ ایسے علماء کا ہونا فرض ہے جو وہاں لوگوں میں تعلیم وتربیت، انذار وتبشیر اور امر بالمعروف والنھی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور مؤمنوں کو یہ نہیں چاہئے کہ سب کے سب (حصول علم کے لئے) نکل کھڑے ہوں، ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت نکل کر جایا کرے تاکہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور یہ لوگ جب اپنی قوم میں واپس آئیں تو ان کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔